مُفید النساء

(عورتوں کے خصوصی مسائل)

خواتین کے لئے بہترین تحفہ



مصنفہ
نصرت فاطمہ قادریہ عطاریہ
(مدرسۃ جامعۃ المدینۃ للبنات)

باہتمام
ابو الرضا محمد طارق رضا قادری عطاری

ناشر مکتبہ امام غزالی

انتساب

بہت عقیدت ومحبت سے اس کتاب کو پیش کرتی ہوں

حضرت امامِ اعظم دیدنا نعمان بن ثابت ابوحنیفہ (رضی اللہ عنہ) کے نام کہ جن کی فقہی بصیرت اور احتیاط کا یہ عالم تھا کہ صرف (طہارت) کے مسائل کی تحقیق کے لئے آپ (رضی اللہ عنہ) نے سو (۱۰۰) کنیزیں رکھی تھیں۔

اوران مسائل پرشان دار تحقیق کر کے امتِ مسلمہ کے مردوں اور عورتوں پر احسانِ عظیم فرمایا۔

کنیزِ درِ امامِ اعظم (رضی اللہ عنہ)

ہمشیرہ محمد صدیق احمد عطاری

عرض مصنفہ

حیض کا باب نہایت اہم اور مشکل ترین باب ہے۔اس کے مسائل عورتوں کے لئے سیکھنا انتہائی ضروری ہیں کیونکہ عورتوں کے حق میں بہت سے امورِ دینیہ کی صحت یعنی ان کے صحیح ہونے کا دارومدار حیض کے مسائل جاننے پر ہے۔ مثلاً طہارت، نماز، روزہ، قراۃ قرآن، اعتکاف، حج، بلوغ، وطی، طلاق، عدت وغیرہ۔

اس لئے کوشش کی ہے کہ نہایت آسان انداز میں اپنی بہنوں کو اس کے مسائل سمجھائیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ آپ غور وفکر کے ساتھ اور اچھی طرح سمجھ کر رسالہ کا مطالعہ کریں تو آپ کے کافی مسائل حل ہو جائیں گے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اس کاوش کو ہماری بہنوں کے لئے نافع اور ہمارے لئے آخرت کا ذخیرہ بنائے۔ بطفیل رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم

خاک پائے علمائے حق

همشیرہ محمد صدیق احمد عطاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴾......باب نمبر ۱ :......﴿

حیض ....

حیض کے متعلق سورۃ البقرہ پارہ نمبر۲ آیت نمبر۲۲۲ میں اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے،

"ویسئلونک عن المحیض ☆ قل ھو اذی لا فاعتزلو النسا فی المحیض

ولا تقربو ھن حتیٰ یطھرن ☆ فاذا تطھرن فاتوھن من حیث امرکم اللہ "

ترجمہ ازکنزالایمان : "اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم آپ فرماؤ وہ ناپاکی ہے،تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں پھر جب پاک ہوجائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا"۔

وضاحت ....

یہود ایامِ حیض میں عورت سے بالکل قطع تعلق کرلیا کرتے تھے۔ایک ساتھ اٹھنا بیٹھنا ترک کردیتے تھے یہاں تک کہ عورت کے ساتھ کھانا پینا بھی ترک کردیتے تھے اور اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی ناپاک خیال کرتے تھے۔

اور مشرکین عرب کا رویہ بھی تقریباً ایسا ہی تھا۔

جبکہ نصاریٰ ان دنوں کسی قسم کا پرہیز نہیں کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمبستری سے بھی باز نہیں آتے تھے۔

(تفسیر ضیاء القرآن جلد اوّل)

جب سرکار (ﷺ) سے حیض کے متعلق دریافت کیا گیا تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

اس آیت مبارکہ سے جو حکم واضح ہوتا ہے اس میں نہ افراط (زیادتی) ہے اور نہ تفریط (کمی) ہے بلکہ اسلام کی روایتی میانہ روی اور اعتدال جلوہ فرما ہے۔

حیض کی حالت میں صحبت سے منع کر دیا گیا ہے کیونکہ مرد و عورت کا فائدہ اسی میں ہے، کیونکہ عورت کی طبیعت ان دنوں نڈھال ہوتی ہے یہ عمل اس کے لئے بھی ناگوار ہوتا ہے۔ خون بہر حال نجس و غلیظ ہے ایسی حالت میں مقاربت کو طبعی لحاظ سے بھی انسان پسند نہیں کرتا بلکہ ایسا کرنے سے بعض اوقات نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

لیکن ساتھ اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے کو اسلام نے جائز رکھا ہے کیونکہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے

(ضیاء القران جلد اوّل)

حیض کے لغوی معنی ....

"الحیض فی اللغۃ عبارۃ عن السیلان"

لغت کے تحت حیض کا معنی "سیلان" (بہنا) ہے چنانچہ کہا جاتا ہے،

حاض السیل و الوادی۔ ”جب اس میں پانی بہنے لگے“۔ اور کہا جاتا ہے، حاضت الشجرة اذا سال منها الصمغ الاحمر

”جب درخت سے اس کا سرخ لعاب بہنے لگے“۔

(تبین الحقائق، باب الحیض، جلد ٢، صفحه ٥٤)

حیض کی شرعی تعریف ......

”ھو دم یقضه ، رحم امراۃ سلیمة عن داء وصغیر “

(کنز الدقائق، باب الحیض، صفحه ١٥، مطبوعه مکتبه ضیائیه)

شریعت میں حیض وہ خون ہے جو عورت کے بالغ ہونے کے بعد

(حسب عادت) اوقات مقررہ میں اس کے رحم کے نچلے حصے سے نکلے۔

اور کہا گیا:

”حیض وہ خون ہے جس کو ایسی عورت کا رحم پھینکے جو بیماری اور کم سنی سے سلامت ہو“۔

بعض فقہائے کرام نے اس کی تعریف یوں کی ہے:

”حیض ایک شرعی مانع (رکاوٹ) ہے جو بغیر ولادت رحم سے خون آنے پر پیش آتا ہے۔ جس کی وجہ سے عورت بعض امورِ شرعیہ سے روک دی جاتی ہے“۔

حیض کے نام ....

حیض کے دس نام ہیں،

(۱) حیض

(۲) طمث (۳) ضحک (۴) اکبار (۵) اعصار (۶) دراس

(۷) عراک (۸) فراک (۹) طمس (۱۰) نفاس۔ (بحر الرائق ،باب الحیض)

سرورِ کائنات (ﷺ) نے امیر المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، "انفست" کیا تمہیں حیض آ گیا ہے۔ (قسطلانی)

نحوی تحقیق ....

حیض مونثِ سماعی ہے لیکن عموماً مذکر ہی استعمال ہوتا ہے۔

حیض کا سبب ....

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت حوا علیہا السلام نے جب شجرِ خلد سے تناول کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اس میں مبتلا کیا اور اس کو (اسی سبب سے) ان کی بیٹیوں میں قیامت تک باقی رکھا۔

(البحر الرائق جلد اول باب الحیض صفحہ : ۳۳۱ مکتبہ رشیدیہ)

جیسا کہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ حیض کی ابتدا حضرت حوا کو اس وقت ہوئی جبکہ

ان کو جنت سے اتارا گیا تھا۔

بخاری شریف میں " **کتاب الحیض** " کے باب میں مذکور ہے کہ

اللہ کے رسول (ﷺ) کا ارشاد ہے کہ " یہ وہ شے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کی بیٹیوں پر مقرر کیا ہے "۔

بعض نے کہا ہے کہ سب سے پہلے بنی اسرائیل کی عورتوں سے حیض شروع ہوا۔

(البحر الرائق جلد اوّل صفحہ نمبر ۳۳۲)

شاید اس کا مطلب یہ ہو کہ سب سے پہلے حیض کے احکام بنی اسرائیل پر آئے۔

جیسا کہ حضرت ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے عبد الرزاق روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے سب مرد و عورت سب یکجا نماز پڑھا کرتے تھے اسی میں مرد و عورت ایک دوسرے سے تعلقات قائم کر لیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر حیض کو وجہ سے پابندی لگا دی اور ان کو مساجد میں آنے سے روک دیا۔

(البحر الرائق جلد صفحہ نمبر ۳۳۲)

حیض کا رکن ....

رحم سے خون کا برآمد ہونا اس کا رکن کہلاتا ہے۔ (عامہ کتب)

حیض کی شرط ....

حیض کی شرط یہ ہے کہ اس خون سے پہلے نصاب طہر یعنی پندرہ دن مکمل گزر چکے ہوں اور یہ خون تین دن سے کم بھی نہ ہو۔ یعنی دو حیضوں کے درمیان کم از کم پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے۔

حیض کی مقدار............

حیض کی مقدار میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اس کا وقت نو سال کی عمر کے بعد سے اور ثبوتِ حکم خون بر آمد ہونے سے شروع ہوگا (عامہ کتب)

حیض کی رنگت............

حیض کے چھ رنگ ہیں،

(۱) سرخ (۲) سیاہ (۳) سبز (۴) زرد (۵) گدلا (۶) مٹیالا

حائضہ عوت ایامِ حیض میں ان چھ رنگوں میں سے جس رنگ کا بھی خون خود سے خارج ہوتا دیکھے س حیض میں شمار ہوگا، یہاں تک کہ خالص سفید رطوبت نظر آنے لگے۔ (کنز الدقائق)

حیض آنے کی عمر............

حیض آنے کی کم از کم عمر ۹ سال سے بارہ سال ہے۔

حیض ختم ہونے کی عمر............

حیض ختم ہونے کی عمر بالعموم پچپن (۵۵) سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو سن ایاس کہتے

ہیں اگر پچپن برس کی عمر میں حیض آئے اور خوب سرخ اور سیاہ ہے تو حیض ہے۔ اور اگر زرد، سبز خاکی ہو تو حیض نہیں۔

حیض کی حکمت ....

بالغہ عورت کے بدن میں فطرتاً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پلانے کے زمانے میں اس کی جان پر بن آئے۔ یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانے میں نہ حمل ہو اور نہ دودھ پلانا، تو وہ خون اگر بدن میں سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں پیدا ہو جائیں،

(بہارِ شریعت صفحہ ٤٢ حصہ دوم ضیاء القرآن جلد اول)

حیض کی مدت ....

"اقلہ ثلاثہ ایام و اکثرہ عشرہ"

(کنز الدقائق ، باب الحیض ، صفحہ نمبر ١٥)

حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں ہیں یعنی پورے 72 گھنٹے ہے۔ اگر ایک منٹ بھی کم ہے تو حیض نہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس راتیں ہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ دوم صفحہ ۴۲)

ایک غلطی کا ازالہ ....

عموماً خواتین میں اس بات کی غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اگر ایک یا دو دن خون آئے تو وہ اس کو بھی حیض سمجھتی ہیں اور نماز وغیرہ چھوڑ دیتی ہیں۔ یہ ذہن نشین رکھیں کہ تین دن سے کم مدت کا خون ہرگز حیض نہیں، بلکہ 72 گھنٹے سے ذرا بھی پہلے خون ختم ہو جائے حیض نہیں۔

بعض کو خون مسلسل نہیں آتا کمزوری یا بیماری کی وجہ سے وقفے وقفے سے آتا ہے مگر تین دن آتا ہے لیکن یہ تین دن دس دن میں پورے ہوتے ہیں تو اسی طرح عموماً دس دن کے بعد اگر خون آجائے تو خواتین اس کو حیض سمجھتی ہیں ایسا نہیں بلکہ اگر دس دن کے بعد بھی خون جاری ہوا تو یہ حیض نہیں۔

دار قطنی نے حضرت ابی امامہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا،

قا ل قال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اقل الحیض للجاریة البکر والثیب الثلاثی و اکثرما یکون عشرة ایام فاذا ذاد فھی مستحاضة "۔(فتح القدیر ،صفحہ ۱٤۳،جلد ۱، باب الحیض)

حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ باکرہ اور شادی شدہ عورت کے لئے حیض کی کم از کم مدت تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے اور دس دن سے سے زائد ہو تو مستحاضہ ہے۔

دو حیض کے درمیان پاکی کی مدت ....

دو حیض کے درمیان پاک رہنے کی کم سے کم مدت 15 دن ہے اور زیادہ کوئی حد نہیں۔ لہٰذا اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آنا بند ہو جائے تو جتنے مہینے خون بند رہے گا پاک رہے گی۔

اب حیض کے متعلق چند مسائل درج کئے جاتے ہیں..........

مسئلہ ☆ اگر سورج کی کرن چمکی تھی کہ حیض شروع ہوا اور تین دن تین رات پوری ہو کر کرن چمکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حیض ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ دوم جلد اول)

مسئلہ ☆ اگر آج صبح ٹھیک 9 بجے حیض شروع ہوا اور وقت پورا پہر دن چڑھا تھا تو ٹھیک 9 بجے ایک دن رات ہو گا۔ اگرچہ ابھی پورا پہر بھر دن نہ آیا۔

جبکہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے بعد یا بعد سے زیادہ خون آ گیا ہو جبکہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے پہلے ہو۔ (بہارِ شریعت حصہ دوم جلد اول صفحہ نمبر ۴۲)

مسئلہ ☆ دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے آیا تو دس دن تک حیض ہے بعد استحاضہ۔

مسئلہ ☆ اگر کسی عورت کو پانچ دن حیض کی عادت تھی اب کی مرتبہ کُل دس دن آیا تو یہ دس دن حیض شمار ہونگے۔ (ممکن ہے عادت بدل گئی ہو)

مسئلہ ☆ اگر کسی عورت کو پانچ دن حیض کی عادت تھی اب کی مرتبہ کُل بارہ دن آیا تو حیض کے اس کی عادت

کے مطابق شمار ہونگے اور باقی سات دن استحاضہ کے۔

مسئلہ ☆ اگر کسی عورت کی عادت مقرر نہ تھی کبھی چار دن حیض آتا ہے اور کبھی پانچ دن، اب کی مرتبہ اس کو بارہ دن خون آیا تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب حیض کے ہیں باقی استحاضہ کے۔

مسئلہ ☆ ایک عورت کی عادت تھی کہ اس کو پانچ دن خون آتا تھا ایک مرتبہ اس کو چھ دن آیا یا سات دن کی عادت تھی تو آٹھ دن یا نو دن یا دس دن تک خون آ گیا تو ایسی صورت میں عورت کی عادت بدلی ہے یہ ایامِ حیض میں داخل ہیں۔

(شامی، عالمگیری)

مسئلہ ☆ ایک عورت کو دو دن خون آ کر بند ہو گیا پھر چھٹے دن خون آیا یعنی تین دن بیچ میں خون نہ آیا تو یہ دن بھی حیض می ہی شمار ہوں گے اس تین دن کی درمیانی پاکی یعنی خون نہ آنے کا کوئی اعتبار نہیں۔ جو پاکی دس دنوں کے اندر دو خونوں کے درمیان ہوتی ہے، وہ حیض میں شمار ہوتی ہے۔ ایسا "طهر متحلل بين الدمين" سب حیض میں داخل ہے خواہ وہ عورت عادت والی ہو یا غیر عادت والی۔

(درِ مختار، شامی)

مسئلہ ☆ کسی لڑکی کو پہلی مرتبہ حیض آیا اور گیارہ دن تک خون جاری رہا تو دس دن حیض کے شمار ہونگے اور دس دن سے زیادہ جو دن ہوا وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ ☆ اگر کسی کو تین دن رات خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر تین دن حیض کا خون آیا تو تین پہلے کے اور تین دن جو پندرہ دن کے بعد ہیں، حیض کے ہیں اور درمیان میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے۔

مسئلہ ☆ ایک عورت کو اس ماہ کے حیض کے بعد مسلسل خون جاری ہو گیا اور اپنی حیض کی مدت بھول گئی تو ظنِ غالب پر عمل کرے یعنی خوب سوچے، اب جتنے دن گمامیں حیض کے ہوئے ہیں ان کو نکال کر باقی میں نماز روزہ کریں (شامی)

مسئلہ ☆ کسی عورت کی عادت پانچ تاریخ کو خون آنے کی تھی۔ تاریخ سے ایک دن پہلے خون آ کر بند ہو گیا پھر دس دن تک نہیں آیا، پھر گیارہویں دن آ گیا۔

خون نہ آنے کے یہ جو دس دن ہیں ان میں سے اپنی عادت کے مطابق دنوں کے برابر حیض قرار دے۔

مسئلہ ☆ ایک عورت کی عادت تھی کہ اس کو چار تاریخ کو حیض آتا تھا لیکن اس کے حیض کے دن معین نہ تھے یعنی کبھی پانچ دن آتا ہے کبھی چھ دن کہ اس کو عادت سے ایک دن پہلے خون آیا پھر دس دن بند اور گیارہویں دن پھر آ گیا تو یہ دس دن حیض کے ہیں۔

مسئلہ ☆ کسی کو سات دن کی عادت تھی اس ماہ صرف تین دن رات خون آ کر بند ہو گیا تین دن تین رات کے بعد سفید رطوبت آتی رہی اس کے لئے یہی تین دن تین رات حیض کے ہیں اور عادت بدل گئی۔

مسئلہ ☆ کسی عورت کو دو دن خون آ گیا پندرہ دن پاک رہی پھر دو دن خون آ گیا، نہ پہلی مرتبہ حیض ہے نہ بعد

والا، بلکہ یہ خون استحاضہ کا ہے۔

مسئلہ ☆ ایک عورت کو پانچ دن خون آنے کی عادت تھی اس مرتبہ اس کو چوتھے دن خون منقطع ہوگیا تو اس عورت کو غسل میں تاخیر کرنا واجب ہے یہاں تک کہ نماز کا وقت مکروہ نہ ہوجائے۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ ☆ جب خون فرج خارج (شرم گاہ کے بیرونی حصہ) سے باہر آجائے تب حیض کا حکم لگے گا۔

مسئلہ ☆ یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جبھی حیض ہو بلکہ اگر بعض وقتھی آئے جب بھی حیض ہے۔

......حائضہ عورت سے جماع کا حکم......

حالت حیض میں جماع سے ممانعت ......

(۱) حیض کی حالت میں جماع حرام ہے۔

(۲) حیض کی حالت میں جماع جائز سمجھنا کفر ہے۔

(۳) اگر کسی نے اس حالت میں حرام سمجھ کر جماع کرلیا تو اس پر توبہ فرض ہے۔

اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا،

"ولا تقربوھن حتیٰ یطھرن۔"

ترجمہ: اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں۔ (کنز الایمان) ☆ آیت نمبر ... پارہ ☆

حدیث پاک.........

حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ اللہ کے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا، جو حیض والی عورت سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے یا کاہن کے پاس کے پاس جائے اس نے کفر کیا ان سب چیزوں کا جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتاری گئیں۔ (ترمذی)

مسئلہ ☆ ایک عورت کی عادت چھ دن خون آنے کی تھی اس مہینے اس کو پانچ دن خون آ کر بند ہو گیا، وہ غسل کر کے نماز شروع کر دے اس سے صحبت جائز نہیں۔ (بحر الرائق میں ھے)

اگر عادت سے کم میں حیض ختم ہو تو جماع جائز نہیں اگر چہ غسل کر لیں، کیونکہ عادت کی طرف لوٹنا غالب ہے۔

مسئلہ ☆ (i) ایک عورت کی سات دن حیض کی عادت تھی اب بھی سات روز ہی خون آ کر بند ہو گیا تو اگر عورت نہا لے تو اس سے صحبت جائز ہے۔

(ii) اگر بوجہ مرض یا پانی نہ ہونے کے تیمم کرنا ہو تو اس سے صحبت جائز ہے۔

(iii) یا اس پر نماز پنجگانہ میں سے کسی کا وقت گذر جائے جس میں کم از کم اس نے اتنا وقت پایا کہ نہا کر سر سے پاؤں تک چادر لپیٹ کر تکبیر تحریمہ کہہ سکتی تھی تو ایسی عورت سے بے طہارت صحبت جائز ہے۔

مسئلہ ☆ اگر دس دن کامل میں عورت کو خون آ کر بند ہو گیا تو اس سے بغیر غسل کے بھی صحبت جائز ہے۔ اور

مستحب یہ ہے کہ جب تک غسل نہ کرے جماع نہ کرے۔

اہم مسئلہ ☆ ایامِ حیض میں عورت سے زیرِ ناف سے رانوں تک عورت کے بدن سے بغیر کسی پردہ کہ جس کے سبب جسمِ عورت کی گرمی اس کے جسم کو نہ پہنچے تمتع فائدہ اٹھانا جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اتنے ٹکڑے بدن پر شہوت سے نظر بھی جائز نہیں اور اتنے ٹکڑے کا با شہوت چھونا بھی جائز نہیں اور اس سے اوپر نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا تمتع جائز ہے۔

فارغ ہونا پیٹ پر جائز ہے اور ران پر نا جائز

(فتاویٰ رضویه جلد نمبر ٤ صفحه ٣٥٣ رضا فائونڈیشن)

اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں،

مدتِ حیض ونفاس میں ناف سے رانوں تک عورت کے بدن سے بلا کسی حائل کہ جس کے سبب عورت کے جسم کی گرمی اس کے جسم کو نہ پہنچے تمتع (فائدہ اٹھانا) جائز نہیں اور اتنے ٹکڑے کا چھونا بلا شہوت بھی جائز نہیں۔

(فتاویٰ رضویه جلد نمبر ٤ صفحه ٣٥٣ رضا فائونڈیشن)

مسئله ☆ حالتِ حیض میں عورت کے ناف اور گھٹنے کے درمیان کی جگہ کے علاوہ سب بدن سے مساس اور فائدہ لینا درست ہے۔ (در مختار)

حالت حیض میں جماع کرنے کا کفارہ......

اگر جماع ایسی حالت میں جماع کیا جبکہ خون سرخ آرہا تھا۔آمد کا زمانہ ہے تو ایک دینار کا صدقہ کرنا مستحب ہے اور اگر حیض کے ختم کے قریب کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب ہے۔اگر کوئی شخص اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو توبہ واستغفار کرے۔

حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا،

"جب آدمی اپنی عورت سے حالتِ حیض میں جماع کرلے تو چاہیے کہ نصف دینار صدقہ کرے۔"

ترمذی کی روایت اس طرح ہے کہ نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا،

"جب خون سرخ ہو تو ایک دینار اور زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔"

مسئلہ ☆ حالتِ حیض میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو کو چھونا جائز نہیں جبکہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے یا بے شہوت۔

اگر اس پر موٹا کپڑا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو کوئی حرج نہیں۔

(بہارِ شریعت)

مسئلہ ☆ بحالتِ حیض ناف سے اوپر گھٹنے سے نیچے عورت کو چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں۔(بہارِ شریعت حصہ دوم)

☆ایسی حالت میں عورت سے بوس وکنار جائز ہے۔

☆اپنے ساتھ کھلانا، سونا جائز ہے بلکہ اس وجہ سے اس کے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے

☆ناف سے گھٹنوں تک کے حصے کو برہنہ دیکھنا جائز نہیں۔

نوٹ ☆اگر ایک ساتھ سونے میں شہوت کا غلبہ ہو اور مرد کا اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوئے، اور اگر شہوت کا گمان غالب ہو تو ساتھ سونا گناہ ہے۔

نوٹ ☆حیض کی حالت، میں عورت بدن کے ہر حصے کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔

حیض والی عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا جائز ہے اسے اپنے ساتھ کھلانا بھی جائز ہے۔ان باتوں سے احتراز کرنا (بچنا) یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے۔حائضہ عورت کا چھونا، اس کو جوٹھا کھانا، پینا بھی جائز ہے۔

(فتاویٰ رضویه جلد نمبر ٤ صفحه نمبر ٣٥٥)

...... حیض والی عورت کے لئے نماز کے احکام ......

(۱) حالت حیض میں نماز پڑھنا حرام ہے۔

(۲) ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں۔ان کی قضاء بھی نہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ:

”سرکار مدینہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ظاہری زمانے میں ہم حیض سے پاک ہو کر روزوں کی قضاء کرتے تھے۔اور نمازوں کی قضاء نہیں کرتے تھے۔“ (صحاح)

☆اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر نماز معاف نہیں ہوتی تو بالفرض اگر کسی عورت کو تین دن بھی حیض آتا تو ہر مہینے میں اس کی قضاء نماز 60 رکعتیں ہوتی اور سال کی 720 رکعتیں ہوتیں۔ اس میں تکلیف اور حرج بہت تھا۔ اس لئے نماز کو معاف فرمایا

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے،

"لایکلف اللہ نفساً الّا وسعھا "(البقرة، آیت نمبر ۲۸۶)

ترجمہ کنزالایمان۔"اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔"

☆دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب حضرت حوا علیہا السلام کو مبتلائے حیض دیکھا تو بارگاہِ رب العزت سے نماز کا حکم دریافت فرمایا تو بارگاہ اقدس سے معافی کا حکم صادر ہوا۔ حضرت صفی اللہ علیہ السلام نے روزے، کا حکم اپنے قیاس سے نماز پر دے دیا بے نیازی نے اس دخل کو پسند نہیں فرمایا اس لئے روزے کی قضاء ہوئی۔

(رکن دین۔ کتب خانہ شانِ اسلام صفحہ ۱۶)

(۳) نماز کا آخری وقت ہو گیا ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی کہ حیض آ گیا تو اس وقت کی نماز معاف ہو گئی اگرچہ اتنا تنگ وقت ہو گیا کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔

(۴) فرض نماز پڑھتے حیض آ گیا تو وہ نماز معاف ہے۔ پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء نہ کرے۔

(۵) اگر نفل نماز پڑھ رہی تھی حیض آگیا تو اس کی قضاء واجب ہے۔

(۶) حیض والی کو تین دن سے کم خون آکر بند ہوگیا تو نماز پڑھے غسل کی ضرورت نہیں۔

(۷) کسی عورت کے دن مقرر تھے یعنی پانچ دن یا سات دن وغیرہ لیکن ابھی پانچ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون بند ہوگیا تو چاہیئے کہ غسل کرکے نماز پڑھے۔ عادت کے دن کا انتظار نہ کرے۔

(۸) نماز کے وقت اتنی دیر تک وضو کرکے ذکر وغیرہ میں مشغول رہیں تاکہ عادت رہے۔

(۹) اگر کسی عورت کو ایک دو دن خون آکر بند ہوگیا تو غسل واجب نہیں وضو کرکے نماز پڑھے لیکن نماز کے مستحب وقت کے آخر کا انتظار کرنا واجب ہے کہ شاید دوبارہ خون آجائے۔

(۱۰) اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی اور پھرتی سے غسل کرلے تو نہانے کے بعد ذرا سا وقت بچے گا جس میں صرف ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی ہے ایسی صورت میں اس وقت کی نماز واجب ہوجائیگی۔ اگر نہ پڑھی تو بعد میں قضاء کرنی پڑے گی۔ اور اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو معاف ہے اس کی قضا کرنا واجب نہیں۔

(۱۱) اگر غسل کرنے کے بعد اللہ اکبر کہنے اور نیت کرنے کا وقت باقی ہو تو نیت باندھ کر نماز شروع کردیں۔ اگرچہ نیت کے بعد نماز کا وقت نکل جائے تو بھی نماز پوری کرے ایسی صورت میں نماز قضا نہیں کرنی پڑے گی۔ لیکن صبح کے وقت (فجر) میں نیت باندھنے کے بعد سورج نکل آئے تو نماز ٹوٹ گئی پھر سے قضا کرے۔

(۱۲) اگر پورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بالکل ذرا سا وقت رہ گیا کہ ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی اور غسل کرنے کی بھی گنجائش نہیں تو بھی نماز واجب ہے اس کی قضا پڑھنی پڑے گی۔

(۱۳) حیض والی عورت کے لئے مستحب ہے کہ جب نماز کا وقت ہو تو وضو کرے اور اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ میں اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر میں نماز ادا کرتی ہے اتنی دیر **سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ**، درود پاک اور استغفار پڑھتی رہے تاکہ عادت قائم رہے۔

(۱۴) جس عورت کو پہلی مرتبہ حیض آیا اور دس دن سے کم میں وہ پاک ہو جائے یا عادت والی عورت عادت سے کم دنوں میں پاک ہو جائے تو غسل اور وضو میں اس قدر تاخیر کرے کہ نماز کا مکروہ وقت نہ آ جائے یعنی نماز کے مستحب وقت کے آخر میں نماز ادا کرے۔

(۱۵) نفل یا سنت نماز پڑھنے کے دوران حیض آ گیا تو اس کو بھی قضا پڑھنی پڑے گی۔

...... حیض والی عورت کے لئے روزے کے احکام ......

(۱) حیض کی حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے۔

(۲) حیض کی حالت میں جو روزے چھوٹ گئے ان کی اور دنوں میں قضا کرنا فرض ہے۔ آئندہ رمضان آنے سے پہلے اپنے ذمے فرض روزوں کی قضا ضروری ہے۔

(۳) اگر دس دن سے کم میں پاک ہوئی اور رات کا اتنا وقت باقی نہیں کہ اللہ اکبر کہہ لیں تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے۔

(۴) اگر دس دن سے کم میں پاک ہوئی اور اتنا وقت ہے کہ صبح صادق سے پہلے نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو روزہ فرض ہے اگر نہا لے تو بہتر ہے ورنہ بغیر نہائے روزہ کی نیت کر لیں۔ صبح صادق ہونے پر نہا لے۔

(۵) اگر دن کے کسی حصے میں پاک ہوئی تو روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے کوئی ایسی چیز نہیں کھا سکتی جو روزے کے خلاف ہو۔ یعنی روزے کی حالت کے مطابق رہے۔ (بہارِ شریعت)

(۶) مغرب سے تھوڑی دیر پہلے بھی حیض آ گیا تو روزہ جاتا رہا۔

(۷) اگر نفلی روزے میں حیض آ جائے تو اس کی بھی قضاء کرے۔

نوٹ ☆ بہت سی عورتیں اس غلط فہمی کا شکار ہوتی ہیں کہ اگر روزے کی حالت میں کسی دن ان کو حیض آ گیا تو سمجھتی ہیں کہ زوال سے پہلے اگر حیض آ گیا تو روزہ افطار نہیں کر سکتی۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ بلکہ دن کے کسی بھی حصہ میں اگر اس کو حیض آ گیا تو وہ بھی روزہ افطار کر سکتی ہے اور اس کو اس دن سے قضاء کرنی پڑے گی۔

☆ اسکی وجہ یہ ہے کہ فرض روزے پورے سال میں ایک ماہ کے ہوتے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ حیض کے دس دن ہیں بس دس دن کے روزوں کی قضاء تمام سال میں کوئی حرج نہیں رکھتی۔ اگر کوئی عورت ہر ماہ بھی ایک روزہ

رکھتی رہی تب بھی دس ماہ میں اس کے روزوں کی قضاء ادا ہو جائے گی۔

(۸) اگر رمضان شریف میں دن میں پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد کچھ کھانا پینا درست نہیں، شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہ ہوگا بلکہ اسکی بھی قضاء رکھنی پڑے گی۔

......حیض والی عورت کے لئے حج کے احکامات......

صحیح بخاری میں ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم حج کے لئے نکلے، جب سرف (ایک جگہ کا نام) میں پہنچے مجھے حیض آیا تو میں رو رہی تھی تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا تجھے کیا ہوا؟ کیا تو حائضہ ہوئی عرض کی ہاں، فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم علیہ السلام پر لکھ دیا ہے علاوہ خانہ کعبہ کے طواف کے "سب کچھ ادا کر جسے حج کرنے والا کرتا ہے۔"

معلوم ہوا کہ اگر کسی عورت کو ایام حج میں حیض ہو تو وہ طواف کے علاوہ تمام ارکان ادا کر سکتی ہے۔ یعنی حرم کے اندر نہیں جائے گی۔

☆ اگر عمرہ کا احرام باندھا تھا اور حیض شروع ہو گیا عمرہ کرنے کا موقع نہیں ملا اور حج کے ایام شروع ہو گئے تو اب یہ عورت عمرہ کا احرام ختم کر کے حج کا احرام باندھ لے اور حج کے افعال شروع کر دے بعد میں عمرے کی قضاء کر لے

☆ جو حائضہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے روضہ اقدس کی زیارت کے لئے حاضری دے اس کے لئے درود و سلام پڑھنا

جائز ہے لیکن مسجدِ نبوی (ﷺ) میں داخل نہ ہو باہر پڑھ لے۔

حیض والی عورت کے لئے طواف کا حکم ......

چونکہ طواف کے لئے مسجد جانا پڑتا ہے۔اور حیض والی عورت کا مسجد میں اجنا حرام ہے۔لہذا اگر کسی عورت کو حج کے ایام میں حیض آجائے تو وہ طواف نہیں کرسکتی۔اس لئے خانہ کعبہ کے اندر جانا، اسکا طواف کرنا حائضہ عورت کے لئے حرام ہے۔(نو رالایضاح)

(۱) حج کو جاتے ہوئے راستہ میں حیض آگیا تو اسی حالت میں احرام باندھ لے اور موقع ہو تو احرام کے لئے غسل کرلے اس غسل سے عورت پاک شمار نہیں ہوگی ایسی صورت حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کو پیش آئی تھی۔

(۲) اسی طرح مکہ شریف سے رخصت ہونے سے پہلے حیض شروع ہوگیا تو اب طواف وداع (یعنی وہ طواف جو حاجی رخصت ہوتے ہوئے کرتا ہے معاف ہوگیا بغیر طواف کیے ہی چلی آئی ایسی صورت حضرت صفیہ کو پیش آئی تھی۔

(۳) اگر عورت کو طواف کرتے کرتے حیض آگیا چاہے طواف (فرض ہو، واجب یا نفل) تو اسی وقت مسجد سے باہر آجانا ضروری ہے اس کو پورا کرنا مسجد میں ٹھہرے رہنا گناہ ہے۔

(۴) اگر طواف کے چار یا اس سے زیادہ چکر ہو گئے تو طواف ادا ہو گیا اور جتنے باقی رہ گئے اس کا صدقہ دے اور اگر چار چکر سے کم ہوئے ہوں تو وہ طواف ادا نہیں ہو پایا پاک ہونے کے بعد قضا کرے۔

نوٹ☆ صدقہ یہ ہے کہ ہر شوط (چکر) کے بدلے میں آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جو دے۔ (صاع تقریباً ساڑھے تین کلو کا ہے)

(۵) اگر پورا یا اکثر طواف پاکی کی حالت میں کرلیا اس کے بعد حیض شروع ہوگیا اور صفا مروہ کی سعی باقی ہے تو حیض کی حالت میں کرسکتی ہے سعی کے لئے طہارت شرط نہیں اس طواف کے بعد تحیۃ الطواف (دو رکعت) نہ پڑھے۔

(۶) عمرہ کا احرام بھی حالتِ حیض میں صحیح ہے البتہ طواف اس حالت میں نہیں کرسکتی ہے اگر پورا طواف یا اکثر طواف کرنے کے بعد حیض شروع ہوا تو سعی کرسکتی ہے اور تحیۃ الطواف معاف ہوجائے گا۔

......حیض والی عورتوں کے لئے جائے نماز (مصلّی) چھونے کا حکم ......

حائضہ عورت جاء نماز چھوسکتی ہے، کیونکہ حیض کی نجاست نجاستِ حکمی ہے، حقیقی نہیں یہ نماز روزے کی ادائیگی، مسجد میں داخلہ اور قرآن چھونے سے مانع (منع کرنے والی) ہے۔ یہ نجاستِ حقیقی کی طرح انسان کی جلد کو ناپاک نہیں کرتی ہے جیسا کہ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ (ﷺ) نے مجھ سے فرمایا، ذرا مسجد سے چٹائی (مصلّی) اٹھاؤ میں نے کہا، "میں تو حائضہ ہوں" آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ "تمہارا حیض ہاتھ میں نہیں ہے۔" (ترمذی)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض نجاستِ حکمی ہے حقیقی نہیں اس لئے حائضہ کا جھوٹا اور پسینہ بھی پاک ہے۔ مسجد میں داخل ہونے کی ممانعت کی وجہ سے (حیض والی عورت کے لئے مسجد مین داخلہ منع ہے) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مصلّی لانے سے رکیں ان کو یہ خیال رہا کہ نجاست حقیقی کی طرح حیض کی نجاست بھی پورے بدن کو ناپاک کردیتی ہے اس میں ہاتھ شامل ہے تو ناپاک ہاتھ سے مصلّی کس طرح چھوئیں؟ لہذا سرکارِ مدینہ (ﷺ) نے تعلیم فرمائی کہ دیکھنے والی نجاست کی طرح بدمیں نہیں سرایت کرتی۔ پس پتہ چلا کہ حائضہ عورت جائے نماز اور تسبیح وغیرہ چھو سکتی ہے۔

(مسند امام اعظم (ﷺ)

...... حائضہ کو دینی کتابیں اوراخبار وغیرہ چھونے کا حکم ......

حائضہ عورت دینی کتب یا اخبار وغیرہ چھو سکتی ہے اور پڑھ سکتی ہے۔ البتہ ان کو پڑھنے میں یہ احتیاط رکھنی چاہیے کہ اگر اس کتاب یا اخبار وغیرہ میں عین اس جگہ پر جہاں قرآن کی آیت یا ترجمہ لکھا ہو اس پر یا اس کی جگہ پر ہاتھ یا انگلی وغیرہ نہیں لگنی چاہیے، باقی ورق کے چھونے میں حرج نہیں یہی احتیاط بے وضو شخص کو بھی کرنی چاہیے (عامہ کتب)

حائضہ کے لئے سجدے کے احکام ......

☆ حیض والی عورت جب سجدے کی آیت سنے تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں، اور خود پڑھے تب بھی واجب

نہیں۔مگر اسے پڑھنا نہیں چاہیے۔

حائضہ کے لئے اعتکاف کے احکام ......

☆ حالتِ حیض میں اعتکاف کرنا جائز نہیں۔

☆ اگر پاکی میں اعتکاف شروع کیا اور درمیان میں حیض آ گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا، صرف اسی ایک دن کی قضاء کرے، جس دن اعتکاف ٹوٹا ہے۔

☆ البتہ مستحاضہ (استحاضہ والی) کے لئے اعتکاف کرنا درست ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ امہات المؤمنین میں سے ایک نے اعتکاف کیا وہ مستحاضہ تھیں۔ (بخاری)

حائضہ کے لئے طلاق و عدت کے احکام ......

☆ حیض والی عورت کو اگر طلاق پڑ جائے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

☆ حیض والی عورت کو اگر طلاق دی تو اس کی عدت تین حیض ہے۔

☆ حالت حیض میں طلاق دینا گناہ ہے لیکن طلاق واقع ہو جائیگی، اور جس حیض میں طلاق دی اس کا اعتبار نہیں اس کے علاوہ تین حیض عدت میں گذارے گی (عالمگیری وغیرہ)

......حیض والی عورت کے لئے قرآن مجید پڑھنے کا حکم ......

(۱) حیض یا نفاس والی عورت کو قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا یا زبانی پڑھنا اسکا چھونا اگرچہ اس کی جلد چولی یا حاشیہ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔

سرکارِ مدینہ (ﷺ) کا ارشاد ہے،

حائضہ اور جنبی (جس پر غسل واجب ہے) قرآن نہیں پڑھ سکتے۔"

(ترمذی،ابن ماجه)

(۲) کاغذ کے پرچے پر کوئی سورۃ یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے۔

(۳) جزدان میں قرآن مجید ہو اس جزدان کے چھونے پر حرج نہیں۔

(۴) حالتِ حیض میں کُرتے کے دامن، دوپٹے کے آنچل یا کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہے قرآن مجید چھونا حرام ہے۔

(۵) معلمہ حالتِ حیض یا نفاس میں ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے۔

(۶) ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۷) حالتِ حیض میں دعائے قنوت پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

اگر قرآن شریف ایسے غلاف میں ہو جو قرآن شریف سے جدا ہو جیسے تھیلی یا رومال یا چمڑے یا ریگزین وغیرہ کا ایسا کور ہو جو قرآن شریف سے پیوست نہ ہو تو چھونا جائز ہے اور جو پیوست ہو یا متصل ہو تو جائز

نہیں۔

قرآن مجید کے ورق کے اطراف وہ جگہ جہاں قرآن مجید کے الفاظ لکھے ہوئے نہیں اس کو چھونا بھی
درست نہیں۔

ایسی عبارت لکھنا جس کی بعض سطروں میں قرآن کی آیت ہو مکروہ ہے اگرچہ وہ اس کو پڑھے نہیں۔

قرآن شریف کا لکھنا جائز نہیں البتہ کاغذ پر ہاتھ لگائے بغیر صرف قلم لگا کر لکھ رہی ہو تو جائز ہے لیکن
بہتر ہے کہ نہ لکھے۔

حیض والی عورت جب سجدہ کی آیت سنے تو اس پر سجدہ واجب نہیں اور خود پڑھے تب بھی واجب
نہیں۔

ذکر واذکار کے دلائل......

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ (ﷺ) ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر
فرماتے تھے۔ (امام احمد، مسلم، ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں، "مومن ناپاک نہیں
ہوتا"۔

درمختار میں ہے۔ "حائضہ اور جنبی کے لئے دعاؤں کے پڑھنے، انہیں ہاتھ لگانے اور اٹھانے میں

کوئی حرج نہیں۔

حیض والی عورت کے لئے ذکر واذکار کے احکام ......

(۱) حالتِ حیض ونفاس میں قرآن مجید کے علاوہ تمام اذکار، کلمہ، درود پاک پڑھنا بلا کراہت جائز ومستحب ہے۔

(۲) ان کے چھونے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

(۳) حیض یا نفاس والی کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔

(۴) اذکار ودرود شریف وغیرہ کی کتابوں کو ساتھ رکھنا بھی درست ہے۔

(۵) ایسی دعائیں جو قرآن شریف میں آتی ہیں دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔ جبکہ تلاوت کی نیت نہ ہو مثلاً الحمد اللہ شریف کو پوری سورۃ بانیت دعا اور "ربنا اتنا فی الدنیا" وغیرہ آخر تک پڑھنا منع نہیں شکر کے ارادے سے الحمد اللہ کہنا کھاتے وقت بسم اللہ شریف پڑھنا جائز ہے۔

(۶) "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" یا کوئی وظیفہ وغیرہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

(۷) درود شریف پڑھنا بھی جائز ہے۔

حیض والی عورت کے لئے مسجد میں جانے کے احکام ......

(۱) حالتِ حیض یا نفاس مین مسجد جانا حرام ہے۔

حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ "سرکار (ﷺ) نے فرمایا جنبی اور حائض کے لئے

مسجد حلال نہیں۔" (طبرانی، ابنِ ماجہ)

(۲) حالتِ حیض میں یا نفاس میں اگر چور یا درندے سے ڈر کر مسجد میں بھی گئی تو جائز ہے مگر اسے چاہیئے تیمم کر لے۔

(۳) مسجد میں پانی رکھا ہے یا کنوں ہے۔ کہیں اور پانی نہیں ملتا تو تیمم کر کے جانا جائز ہے۔

(۴) عیدگاہ کے اندر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۵) ہاتھ بڑھا کر مسجد سے کوئی چیز لینا جائز ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ حضور (ﷺ) نے مجھ سے فرمایا کہ "ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلیٰ اٹھا دینا"۔

عرض کی، میں حائضہ ہوں" فرمایا کہ "تیرے ہاتھ میں حیض نہیں ہے"۔

سرکار علیہ الصلوۃ والسلام اپنا سر مبارک دھلوانے کے لئے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قریب کرتے تھے۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہا گھر میں ہوتیں۔ اور سرکار (ﷺ) مسجد میں معتکف ہوتے۔

ام المؤمنین عرض کرتیں میں حائضہ ہوں۔ آپ (ﷺ) فرماتے، حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔" (جامع ترمذی)

(۶) عیدگاہ، مدرسہ اور وہ جگہ جو نماز پڑھنے کے لئے گھر میں مقرر ہو تو وہ مسجد کے حکم میں نہیں ہے ان میں داخل ہونا جائز ہے۔

حیض ونفاس سے آٹھ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں......

حیض ونفاس سے آٹھ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔

(۱) نماز (۲) روزہ (۳) قرآن پاک کی ایک آیت پڑھنا (۴) قرآن پاک کو ہاتھ لگانا (۵) مسجد میں داخل ہونا (۶) جماع کرنا (۷) طواف کرنا (۸) ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک کے درمیان سے نفع حاصل کرنا۔

﴿باب نمبر ۲: نفاس﴾

نفس کا لغوی معنی ﴾

"النفاس ولادة المراۃ تقول ھی نفساء"۔

(مفردات امام راغب صفحہ ۸۸، مطبوعہ بیروت)

نفاس فتحہ اور کسرہ دونوں کے ساتھ ہے۔ لیکن بالکسر زیادہ مشہور ہے۔

اس کے لغوی معنی لڑکے کے ہیں یا خون کے۔ کیونکہ مولود نفس ہے۔ اسی طرح خون کو بھی نفس کہتے ہیں۔ (تبین الحقائق)

نفاس کی شرعی تعریف ......

"شرعا عبارة عن دم خارج من الرحم من القبل عقب خروج ولدٍاو اکثره"

(شرح وقایہ مع عمدۃ الرعایۃ صفحہ ۶۳،مکتبہ امدادیہ ملتان)

ترجمہ: رحم سے قُبل اکثر یا پورے بچہ نکلنے کا بعد جو خون نکلتا ہے اسے شریعت میں نفاس کہتے ہیں۔

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون بچے کے پیدا ہونے کے بعد نکلتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں۔

نفاس کی نحوی تحقیق ......

"قوله فی النفاس قد یکون جمعا نفساء وقد یکون مصدرا "

(ہدایہ اولین صفحہ ۶۳،مکتبہ امدادیہ ملتان)

نفاس کی مدت ......

"ولا حد لا قله و اکثره اربعون یوماً"

(کنز الدائق صفحہ نمبر (۱۸)

نفاس کی کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں۔نصف سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے۔

نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن رات ہے۔

نوٹ ☆ چالیس دن رات سے کم بھی خون نکلتا ہے۔

☆ نفاس کی مدت کا شمار اس وقت ہوگا کہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا۔

☆ بچہ پیدا ہونے سے پہلے خون آیا نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

☆ کسی عورت کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ ☆ کسی عورت کو چالیس دن رات سے زیادہ خون آیا اور اُسکے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے تو چالیس دن نفاس ہوگا اس سے زائد استحاضہ۔

مسئلہ کسی عورت کو چالیس دن رات سے حیض آیا، یہ یاد نہیں کہ اس پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو چالیس دن رات نفاس ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہوجائے۔

مسئلہ ☆ پیٹ سے بچہ کاٹ کر نکالا گیا تو اس کے آدھے سے زیادہ نکالنے کے بعد نفاس ہے۔

............استقاطِ حمل کے مسائل............

مسئلہ ☆ حمل ساقط ہوگیا (یعنی گرگیا) اور اس کا کوئی عضو بن چکا ہے جیسے ہاتھ، پاؤں یا انگلیاں وغیرہ تو حمل گرنے کے بعد یہ خون نفاس ہے۔ (تقریباً ۱۲۰ دن میں عضو بن جانا قرار دیا جاتا ہے)

(بہار شریعت)

☆حمل ساقط ہونے کے بعد تین رات تک خون جاری رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گذر چکا ہے تو حیض ہے۔

☆اگر تین دن سے پہلے ہی بند ہو گیا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گذرے ہیں تو استحاضہ ہے۔

☆حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو، تو پہلے والا استحاضہ ہے اور بعد والا نفاس۔ یہ اس صورت میں ہے جب کوئی عضو ہو چکا ہو۔ ورنہ پہلے والا اگر حیض ہو سکتا ہے تو حیض نہیں ہے نہیں تو استحاضہ۔

مسئلہ ☆نفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا۔ تو آخر وقت تک انتظار کر کے نہا کر نماز پڑھے۔

مسئلہ ☆کسی عورت کا پہلا بچہ پیدا ہونے کے بعد تیس دن تک خون آیا، اب (دوسرا بچہ پیدا ہونے کے بعد) بیس دن بعد خون بند ہو گیا تو نفاس بیس دن ہو گا۔

مسئلہ ☆کسی عورت کی عادت تیس دن خون آنے کی تھی اب کہ بچہ ہونے کے بعد ۳۵ دن کا ہو گا۔

مسئلہ ☆کسی عورت کو خون آنے کی عادت تیس دن کی تھی اس بار ۴۵ دن خون آیا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور پندرہ دن استحاضہ کے (درِ مختار)

باب نمبر ۳: استحاضہ

استحاضہ کا لغوی معنی ......

الاستحاضہ: "ان یمستمر الدبعد العادة"

(مجمع البحار الانور صفحہ ۱۹۵،جلد اول مطبوعہ بیروت)

ترجمہ: وہ خون جو کہ عادت کے بعد جاری رہے۔

استحاضہ کی شرعی تعریف ......

ایام حیض کے علاوہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون بیماری کے سبب جاری ہو۔استحاضہ کہلاتا ہے۔

نوٹ ☆ اگر کسی کو ایسا خون جاری ہو کہ اس کا وضو برقرار نہیں رہ سکتا ہو یعنی اس کو پوری نماز کے وقت میں اتنا موقع نہ ملے کہ وہ اس وقت نماز فرض، واجب وغیرہ کے ساتھ پڑھ سکے تو وہ معذور سمجھی جائے گی۔وہ وضو کر کے نماز ادا کرے اگر چہ خون بہتا رہے۔(درمختار)

ایک وضو سے اس وقت جتنی نمازیں چاہے پڑھے اس کا وضو نہیں جائے گا۔

مسئلہ ☆ استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے اور نہ روزہ اور نہ ایسی عورت سے صحبت حرام ہے۔

استحاضہ چونکہ بیماری کا خون ہوتا ہے اس لئے اس میں نماز معاف نہیں اکثر عورتوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ وہ استحاضہ کی حالت میں نمازیں قضاء کر دیتی ہیں۔اور اس کو مثل حیض سمجھتی ہیں۔حلانکہ جان بوجھ کر بلا شرعی مجبوری ایک نماز قضا کرنا حرام اور گناہ ہے۔لہذا اس حالت میں نمازوں کا اہتمام کریں۔

مسئلہ ☆ استحاضہ اگر اس حد کو پہنچ گیا کہ اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کو پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر معذور کہا جائے گا۔ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہئے پڑھے۔خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔

مسئلہ ☆ استحاضہ کی حالت میں ہر نماز نئے وضو سے ادا کی جائے۔استحاضہ والی عورت غسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور وضو کر کے عصر کی اول وقت میں اور پھر غسل کر کے مغرب کی نماز آخر وقت میں وضو کر کے عشاء کی نماز اول وقت میں پڑھے اور فجر بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے۔کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس کی برکت سے اس مرض کو بھی فائدہ پہنچے۔

(بہارِ شریعت حصّہ دوم)

نوٹ ☆ اگر کپڑا ایک درہم کی مقدار میں آلودہ ہو جائے تو اُسے چاہئے کہ اُسے بدل کر نماز پڑھے۔

مسئلہ ☆ اگر ابتدا ہی سے خون اس طرح جاری ہو گیا کہ دو خونوں کے درمیان پندرہ دن کا وقفہ نہیں رہتا تو اس کا یہ حکم ہے کہ شروع سے دس دس حیض ہوگا اور بیس دن حیض استحاضہ۔(درِ مختار)

مسئلہ ☆ اگر کسی عادت پہلی تاریخ سے پانچ تاریخ تک کی ہے اب خلاف معمول تین تاریخ سے تیرہ تاریخ تک گیارہ دن خون آیا چونکہ عادت کے ایام میں تین تاریخ سے پانچ تاریخ تک تین دن ہوتے ہیں لہذا یہ حیض ہے باقی استحاضہ اور عادت بدل جائے گی۔

مسئلہ ☆کسی عورت کو گیارہ دن خون آیا پھر پندرہ دن طہر (پاکی) کے گزرے اور اس کے بعد پھر خون جاری ہو گیا بس شروع کے دس دن حیض اور باقی طہر (پاکی کے)۔

مسئلہ ☆اگر تین دن خون آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینے میں ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے نہ نماز پڑھے۔

اگر پورے دس دن رات پر یا اس سے کم میں خون بند ہو جائے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں، کیونکہ عادت بدل گئی ہے اور سب دن حیض میں شمار ہوں گے۔ اور اگر گیارہویں دن بھی حیض آیا تو حیض فقط تین دن ہے۔ اور سات دن استحاضہ کے ہیں۔ گیارہویں دن بھی حیض آیا تو حیض فقط تین دن ہے۔ اور سات دن استحاضہ کے ہیں۔ گیارہویں دن غسل کرے اور سات دنوں کی نمازیں قضاء کرے۔

مسئلہ ☆کسی مستحاضہ (جس عورت کو استحاضہ ہوا) نے وضو کیا تو جس نماز کے وقت وضو کیا جب تک وہ وقت باقی رہیگا۔ اس کا وضو برقرار رہیگا اس وضو سے وہ فرض، نفل وغیرہ پڑھ سکتی ہے۔ البتہ جیسے ہی اس نماز کا وقت ختم ہوا اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ ☆اگر مستحاضہ نے فجر کے وقت وضو کیا، سورج نکلنے کے بعد وہ چاشت کی نماز وغیرہ پڑھنا چاہتی ہے تو نئے سرے سے وضو کر کے پڑھے کیونکہ سورج نکلنے کے ساتھ ہی فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ☆سورج نکلنے کے بعد وضو کیا تو اس سے ظہر کی نماز پڑھ سکتی ہے کیونکہ کسی نماز کا وقت داخل ہونے

سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ نماز کا وقت نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہے۔

مسئلہ ☆ اگر ابتداء ہی سے خون اس طرح جاری ہو گیا کہ دو خونوں کے درمیان پندرہ دن کا وقفہ نہیں رہتا تو اس کا حکم یہ ہے کہ شروع سے دس دن حیض ہو گا اور بیس دن استحاضہ۔

مسئلہ ☆ مستحاضہ نے وضو کیا اس کے بعد اس کا خون رکا رہا اور اس دوران پیشاب وغیرہ سے وضو ٹوٹ گیا پھر دوبارہ وضو کر لیا اس کے بعد نماز نکل گیا لیکن ابھی تک خون جاری نہیں ہوا تو وضو نہ ٹوٹے گا البتہ جب خون دوبارہ شروع ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (دُرِ مختار)

مسئلہ ☆ اگر مستحاضہ نے وضو کیا اور پھر وضو توڑنے والی چیزیں مثلاً پیشاب، پاخانہ یا ہوا نکلی تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ اب دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے۔

مسئلہ ☆ اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے۔ مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے تو بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر فرض ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ☆ ایک عورت کی عادت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حیض کے ہوں اور کبھی سات دن، اب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں تو اس کے لئے نماز روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حیض کے قرار دیئے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے (جبکہ رمضان ہوں) مگر سات دن پورے ہونے پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضاء کرے، اور مدت گزرنے کے یا شوہر کے پاس رہنے کے

بارے میں زیادہ مدت جائز نہیں۔ (بدائع)

مسئلہ ☆ جب پورا وقت گزر جائے اور وہ چیز نہ پائی جائے جس کی وجہ سے اسے معذور کہا گیا تھا۔ مثلاً خون نہ آیا تو اب معذور نہ رہی (دُرِ مختار)

استحاضہ میں نماز معاف نہیں......

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنتِ جحش حضور (ﷺ) کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا، "یارسول اللہ (ﷺ)! مجھے استحاضہ آتا ہے میں کبھی پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز ترک کردوں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا نہیں! یہ تو ایک رگ ہے حیض نہیں ہے، حیض کے دنوں میں نماز ترک کردو پھر غسل کرو، ہر نماز کے لئے وضو کرتی رہو چاہے خون چٹائی پر گرا رہے۔" (ترمذی)

استحاضہ کی اقسام......

☆ نوسال سے کم عمر بچی کو جو خون آئے وہ استحاضہ ہے۔

☆ پچپن سال یا اس سے زیادہ عمر کی عورت کو آئے تو استحاضہ ہے۔

☆ تین دن سے جو کم ہو وہ استحاضہ ہے۔

☆ حیض میں دس دن رات سے جو زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔

☆ نیز حالتِ حمل میں آنے والا خون بھی استحاضہ ہے۔

عورت کے پیشاب کے مقام سے کو رطوبت نکلتی ہے وہ دو قسم کی ہوتی ہے۔

(۱) فرجِ خارج کی رطوبت۔

(۲) فرجِ داخل کی رطوبت۔

(۱) فرجِ خارج کی رطوبت ......

عورت کی فرجِ خارج رطوبت وہ ہوتی ہے جو بغیر کسی بیماری کے پسینے وغیرہ کی صورت میں آئے۔

حکم ☆ ایسی رطوبت کا حکم یہ ہے کہ یہ پاک ہے کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضروری نہیں ہاں دھو لینا بہتر ہے (بہارِ شریعت)

(۲) فرجِ داخل کی رطوبت ......

عورت کی فرجِ داخل کی رطوبت وہ ہوتی ہے جو پانی کی طرح آگے کی راہ سے آتی ہے بیماری وغیرہ کی وجہ سے اسے سیلانِ رحم (لیکیوریا) کہتے ہیں۔

حکم ☆ یہ پانی اور رطوبت جو خارج ہوتی ہے۔ نجس (ناپاک) ہوتی ہے۔

لہذا یہ کپڑے یا جسم پر لگ جائے تو وہ بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔ اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ (بدائع)

اگر رطوبت مسلسل جاری ہو

رطوبت مسلسل جاری ہو تو نماز کا پورا وقت اس حال میں گذرتا ہے کہ بالکل وقفہ نہیں ہوتا ہے، تو چاہئے کہ وضو کر کے نماز ادا کرے۔ یہ عورت معذور کے حکم میں ہے۔

اگر وقفہ وقفہ سے رطوبت آئے ......

اگر وقفہ وقفہ سے رطوبت آتی ہے اور کسی وقت نہیں آتی تو جس وقت رطوبت آئے اس وقت نماز نہ پڑھے۔ جیسے رطوبت رک جائے تیزی سے کپڑے بدل کر یا اس حصے کو دھو کر نماز پڑھ لے اور اگر نماز پاکی کی حالت میں شروع کی اور نماز کے دوران رطوبت خارج ہو گئی تو وضو ٹوٹ جائے گا اور پھر سے نماز پڑھنی پڑے گی۔ (درمختار)

اگر رطوبت کے خارج ہونے کا پتہ نہ چلے ......

اگر رطوبت کے خارج ہونے کا پتہ نہیں چلتا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب نماز شروع کی تو رطوبت بند تھی۔ جب نماز پڑھ چکی اور دیکھا کہ گدی تر تھی تو جب تک نماز میں وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہو نماز ہو جائیگی۔

(رد مختار)

اس میں وضو قائم رکھنے کا طریقہ ......

ایسی عورت شرمگاہ میں روئی رکھ لے۔ یہ پانی جذب کر لے گی۔ جب تک رطوبت روئی کے اس حصے میں نہیں آتی جو فرج خارج میں ہے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹے گا۔

نوٹ☆ عموماً خواتین اس بیماری میں مبتلاء ہوتی ہیں انہیں احتیاط کرنی چاہئے کہ ایک درہم ہتھیلی کے پھیلاؤ کے برابر لگ جائے تو اسے دھو کر پھر نماز پڑھے۔

......Spoting......

اسباب......

اس بیماری کے مختلف اسباب ہیں مثلاً رحم کی کمزوری سے کبھی شکایت ہو جاتی ہے، کبھی غلط انداز میں جماع کرنے سے ہو جاتی ہے، کبھی جمپ لینے سے، بداحتیاطی سے یا رحم کے اندر جو جھلی ہوتی ہے اُس کے پھٹ جانے سے وقفہء پیدائش میں عموماً گولیاں وغیرہ کا استعمال سے یا کبھی آپریشن وغیرہ کے بعد ہو جاتی ہے۔

حکم......

اس کا حکم یہ ہوگا کہ اس میں نماز، روزہ معاف نہیں ہوگا۔ ہر نماز کے وقت وضو کر کے اور کپڑے آلودہ ہونے کی صورت میں (اگر ایک درہم کی مقدار آلودہ ہو جائیں) تو کپڑے بدل کر نماز پڑھے گی۔ اور اگر خون کے قطرے مسلسل اس طرح آ رہے ہیں کہ پورا نماز کا ایک وقت گزر جائے لیکن رُکتا نہیں تو اس صورت میں معذور کا حکم ہوگا۔ (جس کی تفصیل پیچھے گذر گئی)

......خواتین میں پائی جانے والی غلط باتیں

☆ عام ناواقف ان پڑھ عورتوں میں یہ مشہور ہے کہ جب تک چھلّہ یعنی چالیس دن یا سوا مہینہ نہ گزر جائے زچہ

پاک نہیں ہوتی نہ محض غلط ہے۔ بلکہ جس دن خون بند ہو جائے اسی دن غسل کر کے نماز، روزہ شروع کر دے۔ بلکہ خون بند ہونے کے باوجود چالیس دن گزرنے کا انتظار کرنا اور ناحق ناپاک رہ کر دن گزارنا منع ہے اور نماز و روزہ چھوڑنا سخت کبیرہ گناہ ہے۔ (بہارِ شریعت)

☆ بعض عورتوں کو جب حیض آتا ہے تو وہ خون بند ہونے کے باوجود اپنے دنوں کی گنتی پوری کرتی ہیں۔ یعنی اگر وہ سات دن میں پاک ہوتی ہیں اس مرتبہ پانچ دن خون آکر بند ہو گیا مگر وہ سات دن پورے ہونے کا انتظار کرتی رہیں تو یہ سخت منع ہے۔ جس دن خون بند ہو جائے اسی دن غسل کر کے نماز شروع کر دیں۔

☆ اکثر خواتین نفاس سے فراغت ہونے کے بعد یعنی زچہ کی ہر چیز مثلاً زچہ کی چوڑیاں، چارپائی، مکان اور مکان کی ہر چیز کو پاک کرتی ہیں جبکہ یہ تمام چیزیں اور مکان وغیرہ سب پاک ہیں فقط وہی چیز ناپاک ہوگی جس کو خون لگے گا۔ بغیر اس کے ان چیزوں کو ناپاک سمجھ لینا ہندوؤں کا طریقہ ہے۔ (فتاوٰی رضویہ)

☆ حیض و نفاس والی عورت نیاز وغیرہ کا کھانا پا بھی سکتی ہے اور کھا بھی سکتی ہے۔ مثلاً حضور غوثِ پاک کی گیارہویں اور ۲۲ رجب شریف کی نیاز وغیرہ میں اکثر خواتین حیض و نفاس والی کو نہ تو پکنے دیتی ہیں اور نہ ہی انہیں کھانے دیا جاتا ہے۔ یہ سب باتیں لغو ہیں۔ کیونکہ حیض ایسی نجاست ہے جو پورے جسم میں سرایت نہیں کرتی جیسا کہ ایک مرتبہ جب سرکارِ دو عالم (ﷺ) اپنا سر مبارک دھلوانے کے لئے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قریب کرتے تھے آپ گھر میں تھیں اور نبی اکرم (ﷺ) مسجد میں معتکف تھے۔ ام المومنین نے

عرض کیا میں حائضہ ہوں، آپ (ﷺ) نے فرمایا حیض تمہارے ہاتھوں میں تو نہیں ہے۔

(جامع ترمذی)

☆ حیض ونفاس والی کے ہاتھ کا پکا یا ہوا کھانا بھی جائز ہے اور اسے اپنے ساتھ کھلانا بھی جائز ہے (ان باتوں سے احتراز (بچنا) یہود و مجوس کا طریقہ ہے)۔

(فتاویٰ رضویہ)

عموماً خواتین میں جو یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ حیض ونفاس سے فراغت کے بعد اپنے بستر کی چادریں، اس دوران جو سر ڈوپٹا پہنا تھا وہ جو کپڑے پہنے تھے اگرچہ ان پر خون نہ لگا ہو، برقعہ کنگھا، چوٹی، زیورات وغیرہ تمام چیزیں دھونے کا اہتمام کرتی ہیں ایسا کرنا درست نہیں کیونکہ یہ چیزیں حیض ونفاس کے ایام میں پہننے سے ناپاک نہیں ہوتیں۔

خوب یاد رکھیں کہ! کوئی چیز، کوئی کپڑا وغیرہ اسی وقت ناپاک ہوگی جب اس پر حیض ونفاس کا خون لگے گا۔ اسی کو پاک کرنا ضروری نہیں ہوتیں۔

☆ عموماً خواتین میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ جو عورت نفاس سے فارغ ہونے کے بعد غسل کرتی ہے اس کے لئے مٹی وغیرہ، نیم کے پتے استعمال کرتی ہیں، پانی کے چالیس ڈونگے استعمال کرتی ہیں یہ سب باتیں من گھڑت ہیں۔

☆ بعض عورتیں نفاس والی عورت کے گھر سے نہیں نکلنے دیتیں۔ نفاس والی عورت بھی ذکر واذکار کی محافل، نیک اجتماعات میں، میلاد وغیرہ میں شرکت کر سکتی ہیں۔

☆ بعض خواتین نفاس والی عورت کے برتن الگ کر دیتی ہیں، بلکہ ان برتنوں کو نجس سمجھتی ہیں یہ ہندوؤں کی رسمیں ہیں، ایسی بیہودہ رسموں سے احتیاط لازم ہے، اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جوٹھا کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ عموماً عورتوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ وہ حیض ونفاس سے فراغت کے بعد غسل کرنے سے پہلے اپنے غیر ضروری بال صاف کرنا ضروری سمجھتی ہیں۔

ایسا ضروری نہیں بلکہ ناپاکی کی حالت میں بال (غیر ضروری) اور ناخن وغیرہ نہ تراشے جائیں (عالمگیری)

☆ عموماً خواتین حیض ونفاس سے فراغت کے بعد عین غسل والے دن ہی غیر ضروری بالوں کا دور کرنا ضروری سمجھتی ہیں جو کہ درست نہیں۔ بلکہ چالیس دن کے اندر اندر انہیں صاف کر لینا چاہیے، اور ہفتہ میں ایک بار (جمعہ کو) صاف کرنا مستحب ہے۔ اور چالیس روز سے زیادہ گزار دینا مکروہ وممنوع ہے۔

☆ عموماً حیض ونفاس والی عورتوں میں مشہور ہے کہ حیض ونفاس کی حالت میں مہندی نہ لگائی جائے، حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں، حیض ونفاس والی اور حاملہ عورت کو مہندی لگانا جائز ہے، البتہ اس کے لگانے سے کوئی جسمانی نقصان ہوتا ہو یا ٹھنڈک لگ جاتی ہو تو ایسی کسی صورت میں اسے مہندی نہیں لگانی چاہیے اسی طرح ایسی کوئی غذا بھی استعمال نہیں کرنی چاہیے جس سے صحت کا نقصان ہو۔

نجس کپڑے پاک کرنے کا طریقہ

اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک عورت نے رسول اللہ (ﷺ) سے پوچھا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) ارشاد فرمائیں جب ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا! جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض لگ جائے تو اس کو کھرچ ڈلے پھر پانی سے دھودے پھر اس کپڑے میں نماز پڑھ لے۔ (بخاری ،باب غسل دمِ الحیض)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب ہم سے کوئی حالتِ حیض میں ہوتی تو پاک ہونے کے بعد اپنے کپڑے سے خون کھرچ دیتی اور اسے دھو ڈالتی اور پھر سارے کپڑے کو پانی سے دھوتی اس میں نماز پڑھتی۔ (بخاری)

کپڑے پاک کرنے کا طریقہ......

☆ اگر حیض ونفاس کا خون کپڑوں پر لگ جائے اور وہ دَل دار (گاڑھی) ہو تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے۔

☆ اگر ایک بار دھونے سے صاف ہو جائے تو پاک ہو جائے گی ، اگر چہ دو یا پانچ بار دھونے سے صاف ہو تو 2 یا 5 بار دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین بار سے کم میں دور ہو جائے تو تین بار دھونا مستحب ہے۔

☆ اگر نجاست (خون) دور ہو گئی مگر اس کا کچھ اثر باقی ہے تو اسے دور کرنا لازم ہے۔ ہاں اگر اس کا اثر مشکل سے

جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں، تین بار دھو لیا تو کپڑا پاک ہو گیا۔ (عالمگیری، منیہ)

☆ اور اگر نجاست پتلی ہو (خون پتلا ہو) تو تین بار دھونے اور تین بار طاقت بھر نچوڑنے سے پاک ہو گا۔ اور قوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس میں کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔ اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہ نچوڑا تو کپڑا پاک نہ ہو گا۔

☆ پہلی مرتب اور دوسر مرتب نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے۔ یعنی پہلی مرتبہ پاک کیئے اور تیسری مرتبہ دھو کر نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی۔ (بہارِ شریعت)

دوسرا طریقہ......

☆ سب سے پہلے کپڑے پر سے خون کا اثر (نجاست) صاف کریں۔

☆ اس کے بعد کپڑے کو پانی سے بھری بالٹی میں ڈال کر نل کھول دیں اور تقریبا آدھی بالٹی جتنا پانی گرنے دیں ۔ مثال کے طور پر اگر ایک بالٹی چھ منٹ میں بھرتی ہے تو تین منٹ تک پانی گرنے دیں، اب وہ کپڑا پاک ہے۔

☆ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ جب کپڑا بالٹی میں ڈالیں تو اسے اپنے ہاتھوں سے دبا کر بالٹی میں رکھیں کہ کپڑا پانی کی بالٹی میں ڈوبا ہوا ہونا چاہئے۔ عموماً پانی کے زور (پریشر) سے کپڑا ابھر کر پانی کی سطح پر آجاتا ہے جس کی وجہ سے کپڑا کا وہ حصہ پاک ہونے سے رہ جاتا ہے لہذا خوب اچھی طرح کپڑے کو پانی میں ڈوبا ہوا ہونا ضروری ہے۔

وہ کپڑے جن کے دھونے میں حرج ہو......

وہ کپڑے جن کے پاک کرنے (دھونے) میں حرج ہو مثلاً کام دار کپڑے، یا ایسے کپڑے کہ انہیں طاقت بھر نچوڑا تو ان کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسے کپڑوں پر اگر حیض ونفاس کا خون لگ جائے تو پہلے خون کا اثر صاف کریں۔

اب کپڑے کو ایک مرتبہ دھو کر بغیر نچوڑے لٹکادیں، جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو دوسری مرتبہ دھو کر بغیر نچوڑے لٹکادیں، پھر دوبارہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو تیسری مرتب بھی یہی عمل دہرا کر سکھادیں۔ اب یہ کپڑا پاک ہے۔

اہم مسئلہ ☆

آج کل واشنگ مشین میں کپڑے دھلتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ اگر ایک بھی ناپاک کپڑا واشنگ مشین میں ڈال کر دھویا تو سارے کپڑے ناپاک ہو جائیں گے۔ تین یا چار بالٹیوں میں کپڑے کھنگالنے سے کپڑے پاک نہیں ہونگے۔ بلکہ مذکورہ بالا طریقوں پر عمل کر کے ہی کپڑے پاک کیے جاسکتے ہیں یعنی تمام کپڑے پاک کرنے پڑیں گے۔

......غسل کا طریقہ......

☆حیض ونفاس سے فراغت کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔

☆غسل شروع کرنے سے پہلے غسل کی نیت کریں کہ "نیت کرتی ہوں میں غسل کی پاکی حاصل کرنے کے لئے

اور اللہ عزوجل کی خوشنودی کے لئے۔"

☆ دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار بار دھوئیں، پھر استنجے کی جگہ دھوئیں خواہ نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو۔

☆ پھر جسم پر کہیں اور نجاست لگی ہو تو اس کو دور کریں۔

☆ پھر نماز کا سا وضو کریں مگر پاؤں نہ دھوئیں، ہاں اگر چوکی وغیرہ پر غسل کر رہی ہوں تو پاؤں بھی دھو لیں۔

☆ پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لیں (خصوصا سردیوں میں)

نوٹ ☆ اس دوران صابن بھی لگا سکتے ہیں۔

☆ پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائیں۔

☆ اس کے بعد بائیں (الٹے) کندھے پر تین بار پانی بہائیں۔

☆ اس کے بعد سر پر اور تمام بدن پر تین بار پانی بہائیں، گردن، بغلیں، ران، پنڈلیوں کے لنے کی جگہیں، ڈھلکی ہوئی لپستان، ناف کے سوراخ، شرمگاہ کا ہر گوشہ اور دیگر تمام اعضاء پر خاص احتیاط سے پانی پہنچائیں۔

☆ اب غسل کی جگہ سے الگ ہو جائیں اور اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لیں۔ اگر نہانے میں دھوئے تھے تو مزید ضرورت نہیں۔

☆ غسل کے بعد تولئے وغیرہ سے جسم پونچنے میں کوئی حرج نہیں۔ مگر تولیہ صاف ہو۔

☆ غسل کے فورا بعد کپڑے پہن لیں۔

☆ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کرنا مستحب ہے

......غسل کی احتیاطیں......

غسل میں اکثر اوقات بد احتیاطیاں پائی جاتی ہیں جن سے غسل نہیں ہوگا اور نمازیں برباد ہو جائیں گی۔ لہذا ان باتوں کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھیں۔

☆ پانی کو تیل کی طرح چپڑ لینے پر قناعت نہ کریں کہ یہ دھونا نہیں بلکہ مسح ہوگا حالانکہ غسل میں ہر عضو کو دھونا فرض ہے۔

☆ جسم میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے تو نہیں دھلیں گی۔ لہذا احتیاط کے ساتھ پانی بہائیں۔ کہ بدن کے ہر ذرے ہر رونگٹے پر پانی بہہ جائے۔

☆ سر کے بال گوندھے ہوئے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہانا ضروری ہے اور اگر گوندھے ہوئے ہوں تو عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں، ہاں چوٹی اگر سخت ہوئی ہے تو بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔

☆ کان اور ناک میں زیورات پہننے کے اگر سوراخ ہیں تو ان میں پانی بہانا ضروری ہے۔ اگر تنگ ہے تو حرکت دے کر پانی پہنچائیں۔

☆ کان کے ہر پرزے اور اس کے سوراخ کا منہ کانوں کے پیچھے بال ہٹا کر پانی بہائیں۔

☆ تھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے منہ اٹھائے نہ دھلیں گے۔

☆ بازو کا ہر پہلو اور پیٹھ کا ہر ذرہ۔

☆ پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر اور ناف میں انگلی ڈال کر دھوئیں۔ ☆ ران اور پیڑو کا جوڑ اور پنڈلی کا جوڑ۔

☆ دونوں سرین (کولھے) کے ملنے کی جگہ۔ ☆ رانوں کی گولائی اور پنڈلیوں کی کروٹیں۔ ☆ ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر دھوئیں۔

☆ پستان اور پیٹ کے جوڑ کی جگہ۔ ☆ شرمگاہ کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھوئیں، ہاں اندر انگلی ڈال کر دھونا ضروری نہیں، مستحب ہے

☆ یوں ہی حیض ونفاس سے فارغ ہو کر غسل کریں تو ایک پرانے کپڑے سے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے لازمی نہیں۔

☆ ماتھے پر افشاں (Glitter) چپٹی ہو تو اس کا چھڑانا ضروری ہے۔

☆ بالوں میں (Gell) لگا ہے تو اس کے ہوتے بال نہ ہوں گے یا ہیئر اسپرے (Hair Spray) ہو تو اس کا چھڑانا ضروری ہے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ☆ اگر تہہ دار میک اپ کیا ہوا ہے تو اس کا چھڑانا ضروری ہے۔

☆ نیل پالش لگی ہو تو اس کا چھڑانا ضروری ہے کہ بغیر چھڑائے وضو اور غسل نہ ہوگا۔

نوٹ ☆ اس کتاب کو پڑھ کر دوسری بہنوں تک پہنچائیں تاکہ وہ بھی ان ضروری مسائل سے آگاہ ہو سکیں۔